S_1996_5_619_622

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1996   ایس یو پی پی   5 ایس-سی-آر

الہ آباد بینک

بنام

شری پریم سنگھ

9 ستمبر 1996

جے-ایس ورما اور بی-این-کرپال، جسٹس

لیبر قانون:

صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947

کنٹریکچوئل ایمپلائمنٹ-کیا کوئی کنٹریکچوئل ملازم حق کے معاملے کے طور پر ملازمت حاصل کر سکتا ہے-انڈسٹریل ڈسپیوٹ-ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ ایسے ملازمین کو ملازمت میں برقرار رکھا جانا چاہیے-اپیل پر نہیں، کیونکہ فریقین کے درمیان تعلقات کنٹریکچوئل تھے۔

اپیل کنندہ بینک نے 13 جون 1977 کے اپنے خط کے ذریعے مدعا علیہ کو ایک دن یعنی 14 جون 1977 کے لیے ملازم رکھا۔اس کے بعد، 15 جون 1977 کے ایک دوسرے خط کے ذریعے، انہیں ایک دن کے لیے یعنی 15 جون 1977 کے لیے مقرر کیا گیا۔مدعا علیہ کو اپیل کنندہ بینک کی طرف سے دوبارہ دو دن یعنی 16 اور 17 جون 1977 کے لیے تقرری دی گئی۔ ہر خط میں ایک جیسی شرط تھی کہ دن کے اختتام پر خدمات خود بخود ختم ہو جاتی ہیں۔مدعا علیہ کو اپیل کنندہ نے 17 جون 1977 کے بعد تقرری نہیں دی تھی۔

مدعا علیہ کے کہنے پر، ایک صنعتی تنازعہ انڈسٹریل ٹریبونل کو بھیجا گیا۔ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ بینک کی طرف سے مدعا علیہ کو ملازمت سے انکار کرنا اس کی خدمات کو ختم کرنے کے مترادف ہے اور اعلان کیا کہ مدعا علیہ ملازمت کا حقدار ہے اور اسے 16 جون 1977 سے بینک کی مسلسل خدمت/ ملازمت میں سمجھا جانا چاہیے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: 1. مدعا علیہ کو لگاتار خطوط جاری کرنے کے ساتھ ایک وقت میں ایک دن کے لیے ملاقات کا وقت دیا گیا تھا۔معاہدے کی شرائط یہ تھیں کہ دن کے اختتام پر سروس خود بخود ختم ہو جاتی۔فریقین کے درمیان

تعلقات معاہدہ پر مبنی تھے۔ٹریبونل کی طرف سے کوئی وجہ نہیں بتائی گئی تھی کہ مدعا علیہ کو ملازمت دینے کی اپیل کنندہ بینک کی ذمہ داری کیا تھی۔زیادہ سے زیادہ جواب دہندہ روزانہ کی اجرت پر تھا۔اس طرح ٹریبونل کے فیصلے کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔اپیل کنندہ بینک مدعا علیہ کو ملازمت میں جاری رکھنے کی کوئی قانونی ذمہ داری کے تحت نہیں تھا۔(622-ای-ایف)

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1981 کی دیوانی اپیل نمبر 107۔

1978 کے آئی ڈی نمبر 77 میں سنٹرل گورنمنٹ انڈسٹریل ٹریبونل کے 25.5.80 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے آر۔کے۔مہیشوری۔

جواب دہندہ کے لیے محترمہ کے۔شردا دیوی۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

کرپال جسٹس: اپیل کنندہ بینک نے ڈسٹرکٹ سولجرز، سیلرز اور آرمی بورڈ، دہلی کے بذریعے سابق فوجیوں میں سے کیشیئر یا کیش کلرک کے طور پر تقرری کے لیے درخواست طلب کی تھی۔اس کے بعد 13 جون 1977 کو مدعا علیہ کو اپیل کنندہ نے اس کی لاجپت نگر برانچ میں عارضی کیشیئر کے طور پر تقرری کے خط میں موجود شرائط وضوابط کے تابع مقرر کیا۔یہ تقرری صرف ایک دن یعنی 14 جون 1977 کے لیے تھی۔یہ اپیل کنندہ کا معاملہ ہے کہ اس کے بعد مدعا علیہ کو مزید تین دن کے لیے مختلف شاخوں میں مقرر کیا گیا۔اپیل کنندہ کے ساتھ مدعا علیہ کی خدمت کی کل مدت 14 جون سے 17 جون 1977 تک تھی۔

اپیل کنندہ نے 17 جون 1977 کے بعد مدعا علیہ کو مزید ملازمت نہیں دی۔اس کے بعد مدعا علیہ کے کہنے پر انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ 1947 کی دفعہ 10 کے تحت ایک صنعتی تنازعہ انڈسٹریل ٹریبونل، نئی دہلی کو بھیجا گیا۔حوالہ کی واحد اصطلاح مندرجہ ذیل تھی:

" کیا الہ آباد بینک، پارلیمنٹ اسٹریٹ، نئی دہلی کی انتظامیہ کی شری پریم سنگھ 16.677 کو کیش کلرک کے طور پر ملازمت سے انکار کرنے کی کارروائی قانونی اور جائز ہے؟ اگر نہیں تو مزدور کس راحت کا حقدار ہے؟"

ٹریبونل کے سامنے اپیل کنندہ کا مقدمہ یہ تھا کہ مدعا علیہ کے پاس مطلوبہ اہلیت نہیں تھی کیونکہ اس نے میٹرک کا امتحان یا ہائی اسکول کا امتحان پاس نہیں کیا تھا۔یہ بحث کی گی کہ مدعا علیہ نے غلط بیانی کی ہے کہ اس نے میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے اور وہ کیش کلرک کے طور پر مقرر ہونے کے اہل ہے۔

ٹریبونل نے اپنے حکم کی تاریخ 6 فروری 1979 کے ذریعے درج ذیل دو امور وضع کیے:

.1" کیا شری پریم سنگھ کیش کلرک کے طور پر مقرر ہونے کے اہل نہیں ہیں؟

.2 جیسا کہ حوالہ کی ترتیب میں؟"

20 جون 1979 کے بعد کے حکم نامے کے ذریعے ایک اور شمارہ تیار کیا گیا جو مندرجہ ذیل تھا:

.1" کیا حوالہ شدہ معاملہ صنعتی تنازعہ نہیں ہے؟"

ٹریبونل نے 29 مئی 1980 کے اپنے فیصلے کے ذریعے پایا کہ مدعا علیہ اپریل 1954 میں منعقدہ ہائر سیکنڈری امتحان میں حاضر ہوا تھا لیکن اس میں ناکام رہا تھا۔ یہ امتحان گیارہویں جماعت کا تھا۔ ٹریبونل نے مزید کہا کہ مرکزی حکومت کے تحت ملازمت کے مقاصد کے لیے بھارت کے ایک ہائر سیکنڈری اسکول سے دسویں جماعت کے سرٹیفکیٹ کو میٹرک سرٹیفکیٹ کے مساوی تسلیم کیا گیا ہے۔ اس لیے اس نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مدعا علیہ کو میٹرک کا امتحان پاس کرنے والا سمجھا جانا چاہیے۔ میرٹ پر ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچا کہ ایک بار جب کسی کارکن کو قانونی طور پر مقرر کیا جاتا ہے تو اس کی خدمات صرف قانون کے مطابق ہی ختم کی جا سکتی ہیں اور انتظامیہ کی طرف سے اسے کیش کلرک کے طور پر ملازمت سے انکار کرنا اس کی خدمات کو ختم کرنے کے مترادف ہے۔ اس کے بعد ٹریبونل نے اعلان کیا کہ مدعا علیہ ملازمت کا حقدار ہے اور اسے 16 جون 1977 سے بینک کی مسلسل خدمت/ ملازمت میں سمجھا جانا چاہیے۔ عدالت نے مزید ہدایت کی کہ مدعا علیہ کو 16 جون 1977 سے ایوارڈ کی تاریخ تک اس کی معمول کی تنخواہ اور الاؤنس کے ساتھ ساتھ اجرت کے بقایا جات بھی ادا کیے جائیں۔

اس اپیل میں مذکورہ ایوارڈ کو خصوصی اجازت کے ذریعے چیلنج کیا گیا ہے۔ غور کے لیے جو واحد سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا مدعا علیہ کو ٹریبونل سے کوئی راحت حاصل کرنے کا کوئی حق تھا یا نہیں۔

جیسا کہ پہلے ہی دیکھا گیا ہے کہ مدعا علیہ کو اپیل کنندہ نے صرف چار دن کے لیے مقرر کیا تھا۔ انہیں 13 جون 1977 کے خط کے مطابق 14 جون 1977 کو لاجپت نگر برانچ میں عارضی طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ اس کے بعد 15 جون 1977 کے دو خطوط کے ذریعے انہیں ایک دن یعنی 15 جون 1977 کو اپیل کنندہ کی کرول باغ برانچ میں اور دو دن یعنی 16 اور 17 جون 1977 کو اپیل کنندہ کی چاندنی چوک برانچ میں ملازمت کی پیشکش کی گئی۔ یہ متنازعہ نہیں ہے کہ مذکورہ خطوط میں موجود ملازمت کی شرائط کم و بیش ایک جیسی تھیں۔ مذکورہ خطوط میں موجود پہلی اصطلاح اس طرح تھی:

.1" کہ آپ کی ملازمت خالصتاً عارضی بنیاد پر ایک دن کی مدت کے لیے ہے، یعنی 14.6.77

جس کے بعد آپ کی سروس بغیر اطلاع کے خود بخود ختم ہو جائے گی۔ تاہم، مندرجہ بالا مدت کے دوران آپ کی خدمات کو بغیر اطلاع کے کسی بھی وقت ختم کیا جا سکتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اپیل کنندہ کے مدعا علیہ کو ملازمت نہ دینے کی وجہ یہ تھی کہ اس کے پاس مطلوبہ تعلیمی قابلیت نہیں تھی۔ یہاں تک کہ اگر یہ فرض کیا جائے کہ یہ وجہ غلط تھی، تب بھی یہ سوال پیدا ہوگا کہ آیا بینک مدعا علیہ کو ملازمت دینے کی کسی ذمہ داری کے تحت تھا۔

یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جہاں کوئی حکم جاری کر کے کسی کارکن کی موجودہ خدمات کو ختم کر دیا گیا ہو۔ مدعا علیہ کو لگاتار خطوط جاری کرنے کے ساتھ ایک وقت میں 1 دن کے لیے ملازمت دی گئی تھی۔ فریقین کے درمیان معاہدہ ہونے کی وجہ سے، معاہدے کی مدت یہ تھی کہ خدمات دن کے آخر میں ختم ہو جاتی تھیں۔ ٹریبونل نے کوئی وجہ نہیں بتائی ہے کہ مدعا علیہ کو ملازمت پر رکھنے کی اپیل کنندہ پر کیا ذمہ داری تھی۔ مدعا علیہ کی حیثیت، بنیادی طور پر، یومیہ اجرت کی تھی۔ اپنے ملازمت کے خطوط کی وجہ سے اس نے ہر دن کے آخر میں ملازمت چھوڑ دی۔ اس کے دن کی خدمت خود بخود ختم ہو گئی۔ اس لیے ٹریبونل کا یہ فیصلہ کہ مدعا علیہ کو 16 جون 1977 سے ملازمت میں برقرار سمجھا جائے گا اور وہ معمول کی تنخواہ اور الاؤنس کا بھی حقدار ہوگا، واضح طور پر ناقابل قبول ہے۔ مدعا علیہ اس بات پر اصرار نہیں کر سکتا تھا کہ اسے ملازمت پر برقرار رکھا جائے اور اپیل کنندہ اسے ملازمت دینے کی کوئی قانونی ذمہ داری کے تحت نہیں تھا۔

مذکورہ وجوہات کی بنا پر 29 مئی 1980 کے ٹریبونل کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا گیا ہے کیونکہ مدعا علیہ نہ تو ملازمت کا مطالبہ کرنے کا حقدار ہے اور نہ ہی وہ کسی اور راحت کا حقدار ہے۔ اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ تاہم اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

ایچ۔ کے

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24